Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/342

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.342

Title Research Review of the Personality & Place and Religious Services of Hazrat Abu Bakr Siddique Raziullah Ta'ilah

Author (s): Dr. Naseem Akhter, Dr.Shumaila Rafiq and Dr. Sohail Akhtar

Received on: 26 June, 2021
Accepted on: 27 May, 2022
Published on: 25 June, 2022

Citation: Dr. Naseem Akhter, Dr.Shumaila Rafiq and Dr. Sohail Akhtar, “Construction: Research Review of the Personality & Place and Religious Services of Hazrat Abu Bakr Siddique Raziullah Ta'ilah,” Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 169-181

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت ومقام اور مذہبی ودینی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Research Review of the Personality & Place and Religious Services of Hazrat Abu Bakr Siddique Raziullah Ta'ilah

*ڈاکٹر نسیم اختر
** ڈاکٹر شمائلہ رفیق
***ڈاکٹر سہیل اختر

Abstract

This paper is an analytical study about the personality and contribution of Hazrat Abubakar Saddique the first Caliph of Islam. He is considered the most prominent personality of Islam after Holy Prophet (PBUH). With great qualities he had a marvelous status among the companions of the Holy prophet (PBUH). In his Islamic life he served Islam unconditionally. He remained very close to the Holy prophet (PBUH) and most reliable advisor. He participated in the almost battle led by the Holy prophet (PBUH). After the Holy prophet (PBUH) Hazrat Abubakar led the Muslims sincerely. He welded the Muslim under the umbrella of Islam when there was a time of trail and sorrow. Due the sincere leadership of Hazrat Abubakar Islam became powerful in Arabia because he crushed the opponents of Islam and saved Islam through his mighty will power. This research study explores the personality and contribution of Hazrat Abubakar for Islam.

Keywords: Hazrat Abubakar, Islam, Personality, Caliph, Contribution.

*ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور
**شعبہ علومِ اسلامیہ، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور
***لیکچرر، شعبہ تاریخ، غازی یونیورسٹی، ڈی.جی خان

تعارف

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام قبول کرنے میں تمام لوگوں پر سبقت حاصل ہے آپ کا شمار سابقون الاولون میں ہوتا ہے آپ پہلے مرد ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا۔ شخصیت کے اعتبار سے آپ نہایت حلیم طبع، شفیق، حسن سلوک کے مالک، رسول خدا ﷺ کے جاں نثار، وفادار، اسلام کے جری سپاہی تھے۔ قبول اسلام سے وفات تک خدمات کی طویل فہرست ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد اسلام کے استحکام اور سربلندی کیلئے جو بے مثال خدمات سرانجام دیں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ جن میں مدعیان نبوت و فتنہ پردازوں بالخصوص مسیلمہ کذاب کا خاتمہ، مرتدین کا خاتمہ کرنا، منکرین زکواۃ اور ایران و روم کی اسلامی سلطنت کے خلاف بڑھتی ہوئی سازشوں اور شرارتوں کی بیخ کنی کیلئے شروع کی جانے فوجی مہمات خصوصاً لشکر اسامہ بن زید کی روانگی ہے۔ عالم اسلام میں آپ کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے انہیں خدمات کی وجہ سے آپ کو محسن اسلام بھی کہا جاتا ہے۔

تحقیقی طریقہ کار

یہ تحقیقی مضمون تاریخ کے اوراق سے وابستہ ہے اور اقداری پیرائے میں جانچا گیا ہے جس کیلئے تاریخی طریقہ تحقیق ہی موثر تھا یہی وجہ ہے اس کی تکمیل میں تاریخی طریقہ تحقیق کو اختیار کیا گیا اور موضوع سے منسلک معلومات کیلئے تاریخی مواد کی مدد لینا ضروری تھی جس کی خاطر پرائمری و ثانوی ماخذات سے استفادہ کیا گیا۔ ان ماخذات میں کتب، مقالہ جات، مضامین، رسائل اور اخبارات شامل ہیں۔

ادب کا مطالعہ

اس تحقیقی مضمون کی تیاری میں بنیادی اسلامی ماخذات کے ساتھ ابتدائی تاریخی کتب، سیرہ، سوانح اور تاریخ اسلام پر مشتمل ابتدائی اور ثانوی ماخذات سے مدد لی گئی۔ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ سیرہ ابن اسحاق، ابن ہشام، تاریخ طبری، طبقات ابن سعد، تاریخ مسعودی، البدایہ والنہایہ، تاریخ الخلفاء، سیرت سیدنا ابو بکر صدیق، سیرت صحابہ، سیرت عشرہ مبشرہ، شمع رسالت کے چالیس پروانے، اصحاب الرسول اور دیگر کتب شامل ہیں۔

موضوع پر گفتگو

حضرت ابو بکر کا نام و نسب:

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب ساتویں پشت پر رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے مرہ کے دو بیٹے

تھے جن میں مرہ کے دو بیٹوں کلاب اور تیم ہیں۔ کلاب مرہ کے بیٹے ہیں اور ان کی اولاد میں سے رسول اللہ ﷺ ہیں جبکہ مرہ کے بیٹے تیم کی اولاد میں سے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یعنی محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوئی بن غالب ہیں۔ اسی طرح ابو بکر بن ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن لوئی بن غالب ہیں۔

عن عروۃ، قال: أبو بکر الصّدّیق، اِسمہ عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ. شھد بدرا مع رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم وأمّ أبي بکر رضي اللہ عنہ، أمّ الخیر سلمٰي بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لؤي بن غالب بن فھر بن مالک۔ 1

آپ کا اصل نام عبد اللہ بن ابو قحافہ ہے۔ آپ قریشی ہیں اور بنو تمیم سے ہیں آپ کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت مخر بن کعب بن سعد ہے۔ آپ ابو قحافہ کی چاچازاد بہن تھیں۔ آپ ام الخیر کے نام سے مشہور تھیں۔ آپ کے والد کا اصل نام عثمان تھا۔ آپ کے والد کو زمانہ جاہلیت میں عبد الکعبہ کہا جاتا تھا۔ سید نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوبیوں والے انسان تھے۔ آپ کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے القاب بہت سارے ہیں۔ عتیق، صدیق کے علاوہ بھی ان کے القاب ہیں جن میں التقی اور اواہ وغیرہ ہیں۔[2]

عن الزّھريّ قال ھو أوّل من أسلم من الرّجال الأحرار-[3].

"امام زہری سے روایت ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے آپ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں۔

عن أبي أرویٰ الدّوسيّ قال أوّل من أسلم أبو بکر الصّدّیق-.

ابو اروی دوسی سے روایت ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں"۔ [4]

ترمذی و ابن حیان نے اپنی اپنی صحیح میں ابو سعید خدری کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے زیادہ خلافت کا مستحق ہوں۔ کیا اسلام لانے میں مجھے اولیت حاصل ہے۔ اور کیا مجھ میں یہ اوصاف نہیں۔ ابن اصغر نے حضرت علی نے حوالے سے لکھا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے۔ اسی طرح ابن ابی خثمہ نے مشہور صحابی زید بن ارقم کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز ادا کرنے کا اعزاز حاصل کیا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔[5]

قبل از اسلام

اگر آپ کی آپ کی قبل از اسلام حیات پر نظر دوڑائی جائے تو وہ بھی شرک سے پاک نظر آتی ہے۔ آپ کے دل میں بت پرستی کا باطل تصور سرے سے موجود ہی نہیں تھا۔ آپ مکہ کے بڑے تاجر تھے اور دولت ہونے کے باوجود خرافات سے دور تھے۔ آپ کا شمار قریش کے چند سخی لوگوں میں سے تھا۔ نرم مزاجی کے ساتھ ساتھ غریب پروری، ہمدردی اور انسان دوستی کے اعلی مقام پر فائز تھے۔[6]

مسلسل رفاقت

ہجرت کی رات حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ مکہ سے نکلے، غار ثور کا رخ کیا اور وہاں چھپ کہ قریش کی نظروں سے اوجھل ہوگے۔ قریش کے لوگ آپ ﷺ کا پیچھا کرنے کے لیے غار ثور تک پہنچ گے۔ سیدنا انس بن مالک کی روایت ہے کہ ہجرت کی رات حضرت ابو بکر صدیق نے غار میں نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسول اگر ان مشرکین میں سے کوئی اپنے پاؤں کی جانب نگاہ دوڑائے تو وہ ہمیں با آسانی دیکھ لے گا۔ علماء کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اسلام لانے کے بعد سے رحلت سرور عالم تک سفر و حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا کرتے تھے آپ نے اہل و عیال چھوڑ کر اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی خوشنودی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "غار میں دو ہی آدمی تھے جب کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے دوست سے کہا کہ خوف و غم نہ کر کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے"[7]

غار سے نکلنے کے بعد بہت احتیاط سے مدینہ روانہ ہوئے تو راستے میں موجود تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ حتیٰ کہ ام معبد کے خیمہ تک آپ ﷺ کو لے گئے۔ جہاں رسول اللہ ﷺ نے ایک مریل بکری سے دودھ کے برتن بھر دیئے۔

خدمات کی فہرست بنانا ممکن ہی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دست راست تھے بے شمار غلام آزاد کروائے۔ پھر مدینہ سے پہلے مقام قبا قیام ہوا تو وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی اور آپ نے اس کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ مسجد نبوی بنی تو اس کی خاطر زمین آپ نے خرید کر دی۔

جہاد میں حصہ

ہجرت سے لیکر رسول اللہ ﷺ کے وصال تک ہر غزوہ میں حصہ لیا۔ بدر والے دن میمنہ کی قیادت جہاں آپ کے ہاتھ میں تھی وہیں آپ سائبان کے سامنے ننگی تلوار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کیلئے پہرہ بھی دیتے رہے۔ آپ کے بیٹے عبد الرحمان بھی تھے اا اس جنگ میں تو جب وہ بعد اسلام لائے اور اس جنگ کے دن کے منظر کو

بیان کیا تو حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ اس دن اگر تم میری تلوار کی زد میں آجاتے تو تمھیں قتل کر ڈالتا۔ اسی طرح آپ نے ے غزوہ احد کی سخت جنگ میں جس ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کے بعد خندق، مر سیع، بنو فزارہ کی سر کوبی کا معرکہ، بیعت رضوان کے موقع پر عروہ کو ڈنٹنا، خیبر کی لڑائی، بنو کلاب کی یورش کو دبانا، ذات السلاسل کی لڑائی، خبط کی مہم، فتح مکہ اور حنین کی جنگ میں ثابت قدمی دکھانا، تبوک کی لڑائی میں حصہ لینا اور سارا مال واسباب بارگاہ رسالت میں جمع کرانا۔ امیر حض بن کر جانا الغرض آپ کہیں بھی پیچھے نظر نہیں آتے۔ اسلام کی عفت وعظمت اور سربلندی کیلئے پیش پیش رہے۔[8]

امامت کے فرائض

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے خطبے نے آپ کو بھی پریشان کر دیا۔ آپ رونے لگ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ کے احسانات مجھ پر سب سے زیادہ ہیں۔ حج سے واپسی کے بعد ماہ صفر کے آخری دنوں میں آپ ﷺ کو بخار اور سر درد آنے لگا۔ رسول اکرم ﷺ کی بیماری جب شدت اختیار کر گئی نماز کا وقت ہوا تو سیدنا بلال اذان دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔" آپ سے عرض کہا گیا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے رقیق القلب انسان ہیں۔ وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز پڑھا سکیں گے۔ رسول اکرم ﷺ اپنی بات دہرائی تو آپ کو دوبارہ وہی جواب دیا گیا۔ آپ نے تیسری مرتبہ اپنی بات کا اعادہ فرمایا اور حکم دیا۔ "ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔[9]

حضور کا وصال طیبہ

حج سے واپسی کے رسول خدا ﷺ کی طبیعت بوجھل نظر آنے لگی۔ اور آخر کار 12 ربیع الاول 11 ہجری کو اللھم رفیق الاعلی ارشاد فرماتے ہوئے اس ظاہری دنیا سے پردہ فرما کر اپنے حبیب حقیقی سے جاملے۔ آپ ﷺ کی تجہیز وتکفین اماں عائشہ کے حجرے میں ہوئی۔[10] ایک المناک موقع تھا جب بہت بڑے صحابہ کے اعصاب جواب دے گئے اور پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ اس حالت میں فتنہ پردازوں نے حالات کو مزید بگاڑا۔ اس نازک اور بگڑتی ہوئی حالت میں حضرت ابو بکر صدیق ہی واحد شخصیت تھیں جنہوں امت کو سہارا دیا اور اللہ پر یقین رکھنے والوں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کو حوصلہ دیا کہ لوگو اللہ تعالی جس کی تم عبادت کرتے ہو وہ موجود ہے اس کا راستہ رسول اللہ کی سنت کی شکل میں موجود ہے۔ فرمایا لوگو جو شخص محمد ﷺ کو پوجتا ہے تو وہ جان لے آپ اس دنیا سے وصال فرما چکے ہیں اور جو ان کے حکم سے اللہ کو پوجتا ہے تو سمجھ لے اللہ تعالی موجود ہے اور وہ زندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ فرمایا محمد ﷺ تو اللہ کے رسول ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔ اس

عالی مرتبت رفیق، یار غار جو صدیق اکبر تھا لوگوں نے ان کے حوصلہ دلانے کو سراہا اور ان کی قیادت پر متفق ہو گئے اور بطور خلیف الرسول بن گئے۔

سقیفہ بنی ساعدہ

رسول پاک ﷺ کی اس دنیا سے روانگی کی خبر نے جہاں دنیا کے طول عرض پر ہنگامہ برپا کر دیا وہیں مدینہ کے اندر بھی فضا سوگوار تھی مگر انصار مدینہ جنہوں اسلام کی حمایت میں سبقت حاصل کر کے اسلام کو استحکام دینے کا اعزاز حاصل کیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مدینہ کے لیے انصار میں سے سربراہ بنانے کیلئے مشاورت کرنے لگے۔ یہ بنیادی طور پر انصار کی مشاورت گاہ تھی جیسے کہا جاتا ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا جو اس وقت مسجد نبوی کے مغربی جانب واقع تھا۔ اور یہ مسجد نبوی سے کوئی زیادہ دور بھی نہیں تھا بلکہ اب تو یہ مسجد بنوی کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اللہ کے رسول کا وصال طیبہ سوموار 12 ربیع اول 11 ہجری کو ہوا۔ جب صحابہ کرام آپ کی وفات کا علم ہوا تو اسی روز انصار اس باغیچہ میں جمع ہوئے اور آپ کے بعد خلافت کے لیے کس شخص کے انتخاب کے بارے میں سوچ وبچار کرنے لگے۔ جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس اجتماع کے بارے میں معلوم ہوا تو وہاں چل دیے جب وہاں پہنچ گے تو حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہم جب پہنچ گئے تو ہمیں انصار کے دو نیک اور صالح افراد عوتیم بن ساعدہ اور معل بن عدی ملے۔ ان دونوں نے وہ بات بتائی جس پر انصار تھے پھر ان دنوں نے پوچھا مہاجربن کی جماعت تم لوگ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم اپنے انصار بھاہیوں کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اللہ کی قسم اہم ان کے پاس ضرور جائیں گے چنانچہ ہم آگے چل دیے اور بنی ساعدہ میں انصار کے پاس پہنچ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ سب جمع ہیں۔ اور ان کے بیچ میں ایک آدمی بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ پھر میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا لوگوں نے بتایا کہ بخار میں مبتلا ہیں ان میں سے ایک خطیب نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد ونعت پڑھی۔ بعد ازاں سیدنا ابو بکر نے فرمایا آپ نے اپنے بارے میں جو ذکر خیر کیا ہے۔ واقعی آپ اس کے اہل اور مستحق ہیں۔ لیکن خلافت قریش کے سوا کسی اور قبیلے کے لیے مناسب نہیں ہو گی۔ کیونکہ قریش از روئے نسب اور علاقہ، تمام عرب سے اعلیٰ ہیں میں نے ان دونوں میں سے ایک شخص کو تمہارے لیے پسند کیا ہے لہٰذا تم ان میں سے جس کو چاہو بہت کہ لو سیدنا ابو بکر ہمارے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے آخری جملہ کہتے ہوئے میرا سیدنا ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا لیکن حضرت عمر اور ابو عبدہ نے آپ کی بیعت کرلی۔ کہ آپ وہ شخصیت میں جس کی خلافت کو منظور کیا جائے گا۔ اسی وقت خباب منذر حباب کہنے لگے کہ میری بات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اور میں

اس مسلئے کا حل بتاتا ہوں۔ ایک امیر ہم میں سے ہو ایک امیر تم میں سے ہو۔ اسی طرح تما مسلمانوں میں شور بر پا ہو گیا حتیٰ کہ مسلمانوں میں اختلاف پھوٹ پڑنے کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ حضرت عمر نے کہا اپنا ہاتھ بڑھانے کی درخواست کی آپ نے ہاتھ بڑھایا تو حضرت عمر نے بیعت کر لی اس پر اور بھی انصار نے آپ کی بیعت کر لی۔

خلافت

خلیفہ بنتے ہی جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ یقیناً ایک بڑا امتحان تھا اور ان میں مسئلہ لشکر اسامہ کی روانگی کا تھا۔ نازک حالات کے سبب بہت سارے صحابہ کرام نے مشورہ دیا کہ اس لشکر کی رروانگی کو ملتوی کر دیا جائے مگر آپ نہ مانے تو پھر اکابر صحابہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ذریعے پیغام بھجوایا تو آپ نے فرمایا۔ "خدا کی قسم ااگر مدینہ اس طرح خالی ہو جائے کہ درندے اور کتے مجھے پھاڑ کھائیں تو بھی میں اس لشکر کو شام جانے سے نہیں روک سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ خود شام کی طرف جانے کا حکم دیا تھا"۔ اس طرح یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ کسی تجربہ کار کمانڈر کو نوجوان اسامہ کی جگہ سپہ سالار بنایا جائے تو آپ نے اس کو بھی رد کر دیا اور فرمایا کہ میں اسامہ کی جگہ کسی بھی اور شخص کو اس لشکر کا امیر مقرر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح آپ نے حضرت اسامہ کو روانہ فرمایا مدینہ کی سرحدوں تک آپ لشکر کے ساتھ پیدل چلتے رہے اور نصیحت فرماتے رہے۔ خیانت نہ کرنا، مال نہ چھپانا، جانوروں کو بلا ضرورت ذبح نہ کرنا، اامیر کی اطاعت کرنا، جنگ میں کسی کا مثلہٰ نہ کرنا، بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور دوسسرے مذاہب کے عالموں، عبادت گذاروں کو قتل مت کرنا، پھلدار درخت نہ کاٹنا، کھیتیاں نہ اجاڑنا، لوگ آپ کے پاس انواع واقسام کے کھانے لائیں گے بسم اللہ پڑھ کر کھانا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ واضح ہدایات کے ساتھ اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس لشکر کو روانہ فرمایا۔

قرآن مجید کی تدوین

جنگ یمامہ میں شہد ہونے والے مسلمان میں ایک بڑی تعداد حفاظ قرآن پاک کی بھی تھی۔ حضرت عمر نے حضرت ابو بکر کو مشورہ دیا کہ قرآن پاک کی تدوین کی جائے۔ حضرت ابو بکر نے کھجور کی چھلاؤں اونٹوں کے شانوں کی ہڈیوں پر لکھے اور حفاظ قرآن کو ایک جگہ جمع کر کے قرآن مجید کو ایک بحکہ جمع کرایا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے ذمہ داری حضرت زید بن ثابت کو دی۔ سیدنا زید فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم اگر سیدنا ابو بکر مجھے کسی پہاڑ کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو ہو میرے لیے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ مشکل کام نہ ہوتا۔ میں نے قرآن مجید کو کھجوروں کی ٹہنیوں، پھتروں کی سلیٹوں، چمڑے کے ٹکروں، انٹوں کے شانوں کی ہڈیوں سے ڈھونڈ

ڈھونڈ کر اور مسلمانوں کے سینوں سے حاصل کر کے لکھا۔ اور جمع کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مجھے سورۃ توبہ کا آخری حصہ سیدنا ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملا

غزوہ احد، خندق اور بنو قریظہ میں شرکت

حضرت ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ ان تینوں غزوات میں شریک رہے غزوہ احد میں آپ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اور آپ ﷺ کا دفاع کرتے رہے۔ خندق کھودنے کے موقع پر آپ اپنے کپڑوں میں مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے۔ آپ ﷺ نے کم وقت میں تیزی سے خندق کھودنے کے عمل کو جاری رکھنے اور مضبوط دفاعی مقاصد کے لیے ساتھ ساتھ کام کیا۔[11]

منکرین زکوۃ

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ مشورہ دیا تھا کہ جو زکوۃ ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان سے لڑائی نہ کی جائے کیوں کہ وکلمہ گو ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور دیگر شرائع اسلام پر ایمان رکھتے ہیں لیکن سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کہ کر ان کے مشورہ ماننے سے سختی کے ساتھ انکار کر دیا تھا کہ جو شخص نماز اور زکوۃ میں فرق کرتا ہے۔ میں اس سے ہر حال میں جنگ کروں گا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ یہ نماز اور زکوۃ دونوں فرض ہیں اور ان میں سے کسی کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ بہت سے عرب قبائل نے تھوڑا عرصہ کے لیے بت پرستی ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ اور اسی اثناء میں طلحہ اور میسلمہ وغیرہ مدعیان نبوت پیدا ہو گے تھے۔ عرب کے کئی قبائل نے رسول اللہ کی وفات کے بعد زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے متعلق سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم!"اگر انہوں نے اونٹ کو باندھنے والی وہ رسی ادا کرنے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں اس کی وصولی کے لیے بھی ان سے جنگ کروں گا۔"[12]

مدعیان نبوت

رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی طرف سے اعلان نبوت ایک بڑا فتنہ تھا اور اس کی سرکوبی کرنا کسی لحاظ سے بھی آسان کام نہیں تھا۔ ان حالات میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے متعدد لشکر تیار کرتے ہوئے ان کی سرکوبی کا فیصلہ کیا۔ ان سے معدد جنگیں ہوئیں جن میں ہزراوں مرتدین کے ساتھ سینکڑوں مسلمان شہید ہوئے خاص طور پر یمامہ کی جنگ نے مسلمانوں کو بہت متاثر کیا۔ بزاخہ کی جنگ حضرت خالد نے طلیحہ بن خویلد اسدی کے خلاف لڑی جو کہ قبیلہ بنو اسد کا سردار تھا ہجرت کے نویں سال اسلام قبول کیا تھا مگر بعد میں

مرتد ہو گیا اور نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ہزاروں لوگوں کو حامی بنالیا۔ اس کو شکست ہوئی یہ بھاگ گیا۔ مگر بعد میں دوبارہ مسلمان ہوا۔ اور ایرانیوں کے خلاف نہاوند کی جنگ میں شہادت پائی۔

سجاح نامی عورت نے بھی نبوت کا دعوی کیا اور اس نے بعد میں مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی۔ اس طرح مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعوی کر دیا۔ ایک اور اسود عنسی بھی مدعیان نبوت میں سے تھا جس کو یمن میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا۔ اسی طرح اس فتنے میں جو سب سے زیادہ خطرناک فتنہ تھا وہ سجاح اور مسیلمہ کذاب کی جوڑی تھی جن کی مشترکہ طاقت مسلمانوں کیلئے ایک بڑا خطرہ تھی۔ اس کے پاس چالیس ہزار مسلح لوگ تھے۔ اس طاقت کے بل بوتے پر اس کا غرور اور گھمنڈ بڑھتا چلا جا رہا تھا اور اس کیخلاف ایک بڑی جنگ کی کیفیت پیدا ہوتی جا رہی تھی۔ طلیحہ کی شکست کے بعد حضرت ابو بکر نے خالد بن ولید کو اس کی سرکوبی پر مامور فرمایا۔ اسلامی لشکر یمامہ کے سرسبز و شاداب علاقے میں جا پہنچا مگر ان کی تعداد کم تھی۔ مگر وہ ثابت قدمی سے لڑے۔ مسیلمہ لشکر کو ایک قلعہ نما باغ میں لے گیا جو فصیل رکھتا تھا۔ آخر کار مسلمان اس کے اندر گھس گئے اور شدید لڑائی میں مسیلمہ وحشی بن حرب اور عبد اللہ بن عاصم انصاری کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس کا لشکر تقریباً مارا گیا اور بچے کھچے لوگوں نے توبہ کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اس جنگ میں حضرت ابو حذیفہ، سالم، قیس بن ثابت، زید بن خطاب، حضرت ام عمارہ کے بیٹے حبیب سمیت سات سو حفاظ قرآن شہید ہوئے۔ البتہ یہ فتنہ اختتام پذیر ہوا۔[13]

امن و امان

آپ نے دو سال کے قلیل عرصے میں قوت ایمانی، شجاعت سے بغاوتوں، اندرونی فتنوں اور مشکلات کا خاتمہ کر کے اسلامی سلطنت کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔ بقول عبد اللہ ابن مسعود کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فوراً بعد مسلمانوں کی حالت ایک ایسے ریوڑ کی تھی جو سردی کے موسم میں کھلے آسمان تلے اس طرح رہ جائے کہ بارش بھی ہو رہی ہو اور کوئی گڈریا بھی ان کے پاس نہ ہو۔ اسی طرح اگر اللہ تعالی ابو بکر کے ذریعے ہم پر احسان نہ کرتا تو ہم ہلاک ہو جاتے۔

وصیت

سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت کی کے انہیں غسل ان کی بیوی سیدنا اسماء بنت عمیس دیں۔ اور انہیں آپ ﷺ کے پہلو مبارک میں دفن کیا جائے۔ آپ کی زبان پر قرآن پاک کی یہ آیت تھی۔ اے اللہ مجھے مسلمان فوت کیجئے اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دیجئے۔[14]

وفات و تدفین

حضرت ابو بکر صدیق کی وفات سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر کی بیماری کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ حضرت ابو بکر نے سراحی والے دن غسل کیا تو انہیں بخار ہو گیا۔ بیماری کی شدت جب زیادہ ہو گی تو آپ مسجد شریف میں لے جاتے تھے۔ تو آپ نے حضرت عمر کو نماز پڑھنے کا حکم دیا اور حضرت عثمان آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائے آئے۔ جب حضرت ابو بکر بیماری کی زیادہ ہو گی تو عرض کیا گیا کہ طبیب لے کر آئیں۔ تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے۔ اور وہ کہتا ہے بے شک میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عمر، طلحہ، عثمان اور عبد الرحمن بن ابو بکر نے حضرت ابو بکر صدیق کی میت قبر میں اتاری نیز مقصد و طریقوں سے ثابت ہے کہ کے وقت ہی آپ کی تدفین کا عمل لائی گی۔[15]

نصائح حضرت ابو بکر

1۔ انسانوں کی گفتگو مصیبت کی جڑ ہے۔

2۔ کسی مسلمان کو حقیر نہ جانیں۔

3۔ علم بغیر عمل بے کار ہے۔

4۔ بڑائی پرہیز گاری میں ہے اور عزت عاجزی میں ہے۔

5۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ بد یانتی ہے۔

فضیلت

امام ابو احمد ابن عدی جن کا انتقال تقریباً 365 ہجری میں ہوا وہ ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

" قال رسول اللہ ﷺ ابوبکر و عمر خیر الاولین و خیرالآخرین و خیر اھل السموات و خیر اھل الارضین الا النبیین والمرسلین-

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلے آنے والوں اور بعد میں آنے والوں، آسمان والوں اور زمین والوں میں سے انبیاء اور رسل کے علاوہ باقی سب سے افضل ہیں۔[16]

اسی طرح جمعہ المبارک کے دینے مساجد میں دیئے جانے والے جمعہ کے خطبہ میں بھی آپ رضی اللہ تعالی عنہ اعلانیہ کو فضیلت دی جاتی ہے۔ کہ "افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر اللمومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ"۔[17]

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔

" من فضلنی علی ابو بکر و عمر جلدتهم حد المفتری-

جس نے مجھے ابو بکر وعمر پر فضیلت دی میں اس کو الزام لگانے کی سزا دوں گا۔[18]

حاصل بحث

اس تحقیقی موضوع پر بحث کو سمیٹتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق کا شمار اسلام کی نامور شخصیات میں ہوتا ہے۔ قریشی النسل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی برگزیدہ صحابی رسول خدا ﷺ کے معتمد خاص ہیں۔ جو اسلام میں سابقون الاولون، بدری صحابی، عشرہ مبشرہ، یار غار، صدیق، محسن اسلام قرار پائے اور امت کے اندر اعلی مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ ایک مالدار شخص تھے اور قبول اسلام میں سبقت حاصل کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین ساتھی بن گئے۔ تو مال و دولت آپ ﷺ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔19 حضور ﷺ کے ساتھ ہر مشکل میں ثابت قدم رہے۔وہ معراج کی تصدیق ہو یا ہجرت کا دشوار مرحلہ، غزوہ بدر ہو یا احد ہو یا خیبر ہو یا تبوک، فتح مکہ ہو یا حنین آپ رضی للہ تعالی عنہ کے پایہ استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔ رسول ﷺ سے اپنی پیاری صاحبزادی کا نکاح فرمایا۔ رسول للہ ﷺ بیماری میں کے قریب رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت ثقیفہ بنو ساعدہ میں انصار کی دھڑے بندی کا خاتمہ کر کے خلیفہ بنائے گئے تو بے شمار مسائل سے اسلام کو نکالا۔ لشکر اسامہ کی روانگی سے لیکر مرتدین اسلام، منکرین زکواۃ، جھوٹے انبیاء کی سرکوبی فرمائی۔ آپ ایک نرم مزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔اس لیئے بے شمار غلام خرید کر آزاد فرمائے۔ اسلام کی خاطر دی جانے والی آپ کی قربنایاں لازوال مثالوں سے بھری پڑی۔ رسول اللہ ﷺ کی علالت کے دوران امامت کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور آپ ﷺ کی رحلت پر صحابہ کرام کی دلجوئی فرمائی ااور مشکل وقت میں امت کی قیادت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا کر اسلام کو مستحکم کرنے کیلئے عملی اقدامات فرمائے۔ روم اور ایران کی قوت کو چیلنج کرتے ہوئے ان کی طاقت کو منتشر کیا۔ اسلام کا جھنڈا گاڑا۔ ریاست کی ترویج میں اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق تشکیل دی۔ ریاست کی انتظامی تقسیم اور عہدیداران کی تقرری میں بہترین لوگوں کا چناؤ فرمایا۔ معاشرے میں موجود عام طبقے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ غریبوں، بیکسوں اور ناداروں کی سرپرستی فرما کر اسلامی اقدار کو دوام بخشا۔ مختصراً صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اوصاف حمیدہ کے مالک ہونے کے ساتھ محسن اسلام ہیں۔ آپ تعلیمات رہتی دنیا تک فراست کا سرچشمہ ہیں اور انسانیت کیلئے مشعل راہ ہیں بطور حکمران سادگی و دیانتداری کی وہ عملی مثالیں آپ نے قائم کیں جو عصر حاضر کے حکمرانوں کیلئے عملی نمونہ ہیں۔ بطور خلیفہ غلاموں مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کرنا

اور ان کی ضروریات زندگی کے مطابق اپنی زندگی کو بدل دینا اور مزدور جتنی تنخواہ طلب کرنا آج کے حکمرانوں کیلئے ایک سبق اور ایک مثالی حکمرانی کی بہترین مثال ہے۔

حوالہ جات

طبرانی، المعجم الکبیر، 1 : 51

الاصابۃ: 145,144 /4 سیرۃ وحیاۃ الصدیق لمعدی فتحی السید ص:27 صحیح البخاری، حدیث 365 المستدک للحاکم 3/ 62،63 1

1 بیھقی، السنن الکبریٰ، 6 : 369،

1 محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، جلد سوم، نفیس اکیڈمی، کراچی، 1985ء، ص۔ 171۔

1 علامہ سیوطی، تاریخ، الخلفاء الفیصل، لاہور، 2005، ص۔ 44۔

شیخ محمد اسمعیل پانی پتی، دس بڑے مسلمان، طبع سوم، لاہور، 1965، ص۔ 6۔ 1

خلاصہ سیوطی تاریخ الخفاء، ص 46 1

۔ ایم۔ رفیق، تاریخ اسلام، لاہور، 2011، ص، 392۔ 1

صحیح البخاری، حدیث 664 1

طبقات ابن سعد 1

مواقف الصدیق، ص 32 1

1 محمد حسین ہیکل، الصدیق ابو بکر، ص 93،92

۔ اکبر شاہ خان، تاریخ اسلام، ج اول، نفیس اکیڈمی، کراچی، 1976، ص، 353 1

اصحاب الرسول المصری 1 /106 ولتاریخ السلامی لحمود، شاکر، ص:104 اصحاب الرسول المصری 1 /106 ولتاریخ السلامی لحمود، شاکر، ص:104 1

علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء، ص 142

الکامل فی ضعف الرجال، جلد دوم، دار الکتابت، بیروت، ص، 443 1

۔ خطبہ جمعتہ المبارک، اہل سنن۔ 1

۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد 30، بیروت، ص۔ 383 1

1۔ اعلامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، لاہور، 2011، ص۔ 354

پروانے کو چراغ اور بلبل کو پھول بس صدیق کیلئے خدا کا رسول بس

1. Tibrani, Al-Mojim-ul-Kabir, I:51
2 Al-Asabah, 144-45 , Sahih Bukhari: 365 , Al-Hakim , Mustadrak, 3/62:63
3 Bahiqi, Sunan-ul-Kubra, IV: 369.
4 M. Bin Saad, Tabqat Ibn-e-Saad, Vol-III, Nafees Academy Karachi, 1985, P.171.
5. Allma Sayuti, Tareekh-ul-Khulfa, Alfaaisal, Lahore, 2005, P.44.
6. Sh. Muhammad Ismaeel Panipati, Das Bary Muslman, Edition III, Lahore, 1965, P.6.
7 Allma Sayuti, Tareekh-ul-Khulfa, Alfaaisal, Lahore, 2005, P. 46
8 M. Rafiq, Tareekh-e-Islam, Lahore, 2011,P . 392 .
9. Sahih Bukhar, Hadeeth: 664
10,Tabqat Ibn-e-Saad, 254
11. Mawafiq-ul-Siddique , P.32.
12 Muhammad Hussain Haickle, Al-Siddque Akbar, p.93.
13. M. Akbar Shah Khan, Tareekh-e-Islam, Karchai.1976, P.353
14 . Ashab-ul-Rasool, 1:106.
15 Allma Sayuti, Tareekh-ul-Khulfa, Alfaaisal, Lahore, 2005, P.42 .
16. Al-Kamil, Fi Zoof-ur-Rijal, Vol.II, Dara-ul-Kitabat, Baroot, P.443.
17. Ahil-e-Sonan, Khutba Jumat-ul-Mubark.
18. Ibn-e-Asakar, Tareekh Damuscus, Vol-30, P.383 .
19. Allama Iqbal, Kuliyat-e-Iqbal, Lahore, 2011, p.354
پروانے کو چراغ اور بلبل کو پھول بس صدیق کیلئے خدا کا رسول بس